جب موت آئے گی

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-26

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

جب موت آئے گی

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

[ق:19]

آپہنچی موت کی سختی ساتھ حق کے ،یہی ہے جس سے تو بھاگتا پھرتا تھا۔

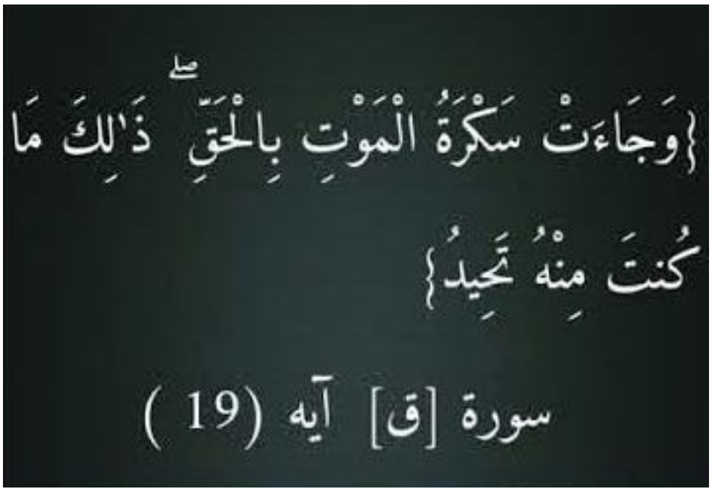

وَجَآءَتْ

اور آگئی

سَكْرَةُ — بے ہوشی

الْمَوْتِ — موت کی

بِالْحَقِّ

ساتھ حق کے

ذٰلِكَ — یہی ہے

مَا — وہ جو

كُنْتَ — تھا تو

مِنْهُ — اس سے

تَحِيْدُ (19)

تو بھاگتا

جب موت آئے گی

موت اس دنیا میں انسان کی زندگی کے خاتمے کا نام ہے ، دنیا میں جو بھی انسان آیا ہے اسے ایک دن واپس ضرور جانا ہے یہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ہے جس کے بعد اس دنیا سے اس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور ایک نئ زندگی جو برزخ کی زندگی کہلاتی ہے وہ شروع ہو جاتی ہے قیامت کے زلزلے کے ساتھ ہی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی پھر ایک نیا دور شروع ہو گا جس کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار انسان کے اپنے اعمال پر ہو گا ہم سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کب آئے گی لیکن ہم سب اسی دن کی طرف دوڑ رہے ہیں ایسی صورتِ حال میں اصل کرنے کا کام اس دن کی تیاری کرنا ہے تاکہ اس کے بعد جب ہم مالکِ کائنات کے سامنے پیش ہوں تو کوئی شرمندگی نہ ہو۔ موت کے بعد انسان اکیلا رہ جاتا ہے موت انسان کو ہر چیز سے جدا کر دیتی ہے موت ہر انسان کا پیچھا کر رہی ہے مگر انسان اسے ہی بھولے ہوئے ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس آخری وقت کو روزانہ یاد کریں اور اس کی تیاری میں لگے رہیں ۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

اس آیت میں انسان سے خطاب ہے کہ انسان خواہ کتنی ہی لمبی زندگی چاہے لیکن ایک دن موت آپہنچتی ہے سکراتُ موت ، موت کی سختیاں، موت کی بے ہوشیاں، موت کی حقیقت کو لے کر آپہنچتں ہیں اور یہی وہ بات ہے جس سے انسان بھاگتا ہے ، موت کا ذکر نہیں سننا چاہتا موت سے فرار حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن موت اس کو آپکڑتی ہے ۔

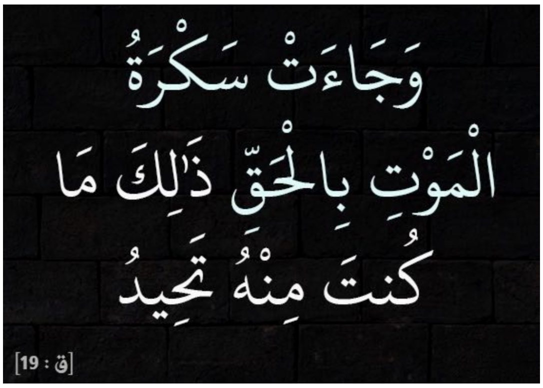

جان کنی کے وقت انسان کی حالت کا بیان

یہاں بنیادی طور ہر جان کنی میں انسان کی کیا حالت ہوگی اس کو بھی بیان کیا گیا ہے

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

یعنی ہر انسان کے لیے موت کی سختی اور شدت اور اس کا چمٹنا اور اس کی تکلیف، یہ سب کچھ حق کے ساتھ مل کر آچکا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس کے ساتھ کوئی جھوٹ نہیں۔[الوسيط لطنطاوي]

سَكْرَةُ

یہ وہ سختی ہے جو عقل کو ختم کردیتی ہے

السکر" کے بارے میں جیساکہ راغب کہتے ہیں کہ یہ ایسی حالت ہوتی ہے جو انسان اور اس کی عقل کے درمیان حائل ہوجاتی ہے اور اکثر یہ چیز نشہ پیدا کرنے والے مشروب میں استعمال کی جاتی ہے،

اور سکر کو غصے کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے پس کہا جاتا ہے کہ غصے ، عشق ، تکلیف اور اونگھ نے نشے میں ڈال دیا ہے،

سکراتُ موت

وہ غشی ہوتی ہے جو تکلیف سے پیدا ہوتی ہے، کہتے ہیں یہاں اس سے مراد موت کی سختیاں ہیں یعنی موت کی سکرات سے مراد وہ غشی ہے جو تکلیف سے پیدا ہوتی ہے۔

کیونکہ یہ روح کا کھینچا جانا اور موت کی شدت کا اترنا اور روح کا روندے جانا ہے اور شدید تکلیف کا ہونا ہے،

اور یہ روندے جانا اور تکلیف روح کے کھینچنے کے وقت اور موت کے نازل ہونے کے وقت ہوتا ہے،

موت کی یہ سختیاں ہر کسی کو بے ہوشی میں ڈال دیتی ہیں اور اس کی عقل کو ختم کردیتی ہیں۔

[شیخ صالح المنجد]

موت کے وقت سکر کی حالت

"وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ" اس کی سختی اور اس کی شدت جو انسان کی عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس پر غالب آجاتی ہے،[البغوی]

بِالْحَقِّ

یعنی موت کی حقیقت کو لے کر آگئی

ایک قول ہے کہ آخرت کا معاملہ برحق ہے یہاں تک کہ وہ انسان کے لیے واضح ہوجاتا ہے اور وہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے،

اور ایک قول ہے کہ وہ چیز حق ہے جس طرف انسان کا معاملہ لوٹ کرجاتا ہے خوش نصیبی کی طرف یا بدبختی کی طرف۔[البغوی]

موت کی سختی برحق ہے

انسان جب تک زندہ ہوتا ہے اس کے اقوال اور افعال لکھے جاتے ہیں تاکہ ان پر اس کا محاسبہ کیا جاسکے پھر اس کو موت آجاتی ہے پھر یہ موت وہ ہے جس کو وہ حق کے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھ لیتا ہے اور اس کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کو اسی صورت میں دیکھتا ہے جس کا اللہ نے اس کے ساتھ وعدہ کیا ہوتا ہے

اور ایک قول ہے کہ یہاں حق سے مراد موت ہے اس کو حق اس لیے کہا گیا کہ ہر انسان موت کا حق دار ہوتا ہے یا آخرت کے گھر کا جو کہ برحق ہے اور وہ اس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ [تفسیر القرطبی]

ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ

"ذَٰلِکَ" یعنی یہ موت جو ہر زندہ چیز کی انتہا ہے

مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ

یعنی تم اس سے کتراتے تھے اور بھاگتے تھے اور اپنی زندگی میں اس سے فرار حاصل کرتے تھے،

جب کوئی بندہ کسی چیز سے ایک جانب ہو کر دور چلا جاتا ہے تو اس وقت کہا جاتا ہے: "حاد فلان عن الشئ يَحِيدُه حَيْدَةً"

[الوسیط لطنطاوي]

ناپسند کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تو اس کو ناپسند کرتا تھا۔

[البغوی]

موت کی حقیقت

ہر جان نے مرنا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

[العنکبوت:57]

اللہ تعالی نے فرمایا: ہر جان موت کو چکھنے والی ہے، پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

موت کا فرشتہ مقرر ہے

قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ [السجدۃ:11]

کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری جانیں قبض کر لیتا ہے، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاتے ہو۔

موت سے فرار ممکن نہیں

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ [الجمعۃ:8]

کہہ دو بلاشبہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو، سو یقینا وہ تم سے ملنے والی ہے، پھر تم ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

موت سے بچنے والا کوئی نہیں

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (النساء:78)

جہاں کہیں بھی تم ہو، موت تمہیں آہی لے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں محفوظ ہو جاؤ۔

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [المنافقون:11]

اور اللہ کسی جان کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کا وقت آگیا اور اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یعنی جب رسول اللہ ﷺ نے موت کی شدت محسوس کی، جو بھی محسوس کی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، ہائے تکلیف!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! تمہارے باپ پر وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ اس سے کسی کو بھی چھوڑنے والا نہیں ہے قیامت کے دن کی ملاقات کے لیے۔

[مسند احمد:12434]

انبیاء کا بھی دنیا سے جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ جیسے چاہو زندگی گزارو (بالآخر) مرنا تو ہے، جس کو چاہو اپنا محبوب بنا لو یقینا تجھے (بالآخر) اس سے جدا تو ہونا ہے

[السلسلة الصحيحة:831]

موت انسان کو گھیرے ہوئے ہے

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار کونوں والا خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو چوکھٹے سے باہر نکل رہا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے۔

اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کا) خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے اور یہ جو چھوٹے چھوٹے خطوط ہیں یہ اس کی دنیا وی مشکلات ہیں۔

پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

[صحیح البخاری:6417]

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی شکل و صورت یوں دکھائی گئی ہے کہ اس کے آس پاس ننانوے موتیں (یعنی ننانوے حادثات اور مصیبتیں) ہیں۔

اگر وہ موتیں اس سے خطا کر بھی جائیں تو وہ انتہائی درجے کے بڑھاپے کا شکار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔

سنن الترمذی:2150

موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا

]آل عمران:145[

اور کسی جان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ ؕ کے حکم کے بغیر مر جائے، لکھے ہوئے کے مطابق جس کا وقت مقرر ہے۔

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

]النحل :61[

پھر جب اس کا وقت آجائے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں

مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی خاص جگہ میں کسی کو موت دینے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے تو اس کے لیے وہ محبوب بنا دی جاتی ہے اور وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دی جاتی ہے۔ مسند احمد:21984

موت کی سختیاں

سب سے خوفناک مصیبت

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ مومن کے لیے موت دنیا اور آخرت کی سب سے زیادہ خوفناک اور ہولناک مصیبت ہے ، اور یہ ہنڈیوں کے جوش کھانے سے زیادہ شدید ہے

اور اگر کسی میت کو قبر سے زندہ کردیا جائے اور وہ قبر سے اٹھ کھڑا ہو اور وہ دنیا والوں کو موت کی حقیقت بتائے تو وہ زندگی سے فائدہ نہ اٹھائیں نہ نیند کی لذت حاصل کریں،

[الموقع الرسمی للشیخ محمد صالح المنجد15- سكرات الموت وبعض أحوال المحتضرين]

موت کے وقت تین سختیاں

موت کی تین مصیبتیں ہیں:

1- روح کھینچنے کی سختی

2-موت کے فرشتے کی صورت کو دیکھنا اور وہ خوف جو اس فرشتے کو دیکھ کر پیدا ہوتا ہے

3 - اور ان دو فرشتوں کو دیکھنا جو حفاظت پر مامور رہیں۔

[إحياء علوم الدين: 4/ 463- 464].

پنڈلی کا پنڈلی سے جڑنا

كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ () وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ () وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ () وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (القیامۃ::30-26)

ہر گز نہیں، (وہ وقت یاد کرو) جب (جان) ہنسلیوں تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کون ہے دم کرنے والا ؟ اور وہ یقین کرلے گا کہ یقینا یہ جدائی ہے۔ اور پنڈلی، پنڈلی کے ساتھ لپٹ جائے گی۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف روانگی ہے۔

ہنسلی تک جان نکلنا

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ () وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ () وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ () فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ () تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (الواقعۃ:87-83)

پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب جان ہنسلی کو پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت تم سے بھی زیادہ اس جان کے نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں۔ اور اگر تم (اپنی بات میں) سچے ہو تو اس جان کو لوٹا کیوں نہیں لیتے؟

موت کے وقت فرشتوں کا آنا

وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (الانعام:93)

اور کاش ! تم دیکھتے جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں، نکالو اپنی جانیں، آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس کے بدلے جو تم اللہ پر ناحق (باتیں) کہتے تھے اور تم اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے

موت کسی کو بھی ہو گھبرا دینے والی ہے

موت کے وقت کی تکلیف

شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موت دنیا اور آخرت میں مومنوں پر بہت ہولناک مصیبت ہے۔

اور موت آریوں کے چیرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

اور قینچیوں کے کاٹنے سے بھی زیادہ شدید ہے۔

اور یہ ہانڈیوں میں کسی چیز کے جوش کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

اور اگر کسی آدمی کو دوبارہ زندہ کیا جائے پھر وہ دنیا والوں کو موت کی تکلیف کے بارے میں بتادے تو لوگ اپنی زندگیوں سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے اور نہ نیند سے لذت حاصل کر سکیں گے۔

[الدرر السنیۃ]

جان نکلنے کی تکلیف

ابن سعد نے عوانہ بن حکم سے مروی کرتے ہوئے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص کہا کرتے تھے کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس پر موت نازل ہوجائے اور اس کی عقل بھی کام کررہی ہو تو وہ اس کو بیان کیوں نہیں کرتا؟

پھر جب ان پر موت واقع ہوئی تو ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا اے ابا جان آپ کہا کرتے تھے کہ تعجب ہے اس آدمی پر جس پر موت نازل ہو اور اس کی عقل بھی اس کے ساتھ ہو تو وہ موت کی حقیقت کیوں بیان نہیں کرتا؟ پس آپ موت کو ہمارے لیے بیان کریں،

انہوں نے کہا اے بیٹے موت اس سے بڑی ہے کہ اس کو بیان کیا جائے لیکن میں کچھ موت کا حال بیان کرتا ہوں مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میری گردن پر رضوی پہاڑ رکھا ہوا ہے اور مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میرے پیٹ میں کانٹے ہیں اور مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ گویا کہ میری روح سوئی کے سوراخ سے نکل رہی ہے۔

[الدرر السنية]

ہر انسان کی موت فرق

یہ کہ موت کی سختیاں ہر انسان کو لاحق ہوتی ہیں لیکن ہر انسان کی موت کی شدت اور موت کی سختی کے ہلکا ہونے میں فرق ہوتا ہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مومنوں پر یہ سختیاں ہلکی ہوتی ہیں اور کافروں پر شدید ہوتی ہیں

اور انبیاء کے لیے موت کی سختیوں کو بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کے اجر کو بڑھا دیا جائے۔

[اسلام ویب]

نیک بندے اور بد بخت بندے کی موت میں فرق

پرہیز گاروں اور بد بختوں اور نیک اور برے آدمی کے درمیان کیا فرق ہے؟ یہ سب موت کی سختیوں کو برداشت کرتے ہیں؟

ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں برابر نہیں ہیں کافر اور فاجر اور موت کی سختی بہت زیادہ جھیلتے ہیں جبکہ مومن اتنی نہیں جھیلتا تو روح کے نکلنے کے ساتھ ساتھ اس کی رگیں اور اعصاب ٹکڑے ٹکڑے ہوتے رہتے ہیں،

یہ ایک چیز ہے اور دوسری یہ چیز ہے کہ کافر اور فاجر کی موت کی سختیاں آزمائش اور ناراضگی اور شدت اور عذاب اور عبرت ہیں اور جہاں تک مومن پرہیز گار اور پاک صاف مومن کی سختیوں کا تعلق ہے تو یہ اللہ کا عطیہ اور نعمت اور رحمت ہے کہ اس سختی کی وجہ سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں یا اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

[سکرات الموت-شبكة الألوكة]

انبیاء کو بھی موت کی شدت محسوس ہونا

ذکوان روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ (وفات کے وقت) رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا یا چمڑے کی تھیلی تھی، جس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اس برتن میں ڈالتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بلاشبہ موت میں سختی ہوتی ہے۔

پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے۔ "فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔

موت کی شدت کو برا نہ سمجھنا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔ جب سے میں نے نبی ﷺ پر موت کی سختی دیکھی ہے اس کے بعد میں موت کی سختی کو کسی کے لیے برا نہیں سمجھتی۔ [صحیح البخاری:4446]

موت کی سختی کا سبب کیا ہے؟

درجات کی بلندی کے لیے موت کی سختی کو بڑھا دیا جانا

ابن حجر کہتے ہیں کہ موت کی سختی مرتبے کے کم ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ وہ مومن کے لیے یا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتی ہیں یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب مومن کے درجات میں سے کچھ باقی رہ جاتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ذریعے جنت کے اس درجے تک نہیں پہنچ پاتا تو اس پر موت کی سختی کو بڑھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ موت کی سختیوں اور اس کی مصیبت کی وجہ سے جنت میں اس درجے تک پہنچ سکے۔

[الموقع الرسمی للشیخ محمد صالح المنجد15- سکرات الموت وبعض أحوال المحتضرین]

مومن کی موت کا منظر

اللہ تعالی مومن کو موت کی تکلیف دینا پسند نہیں کرتا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ فرماتا ہے :۔ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔

وہ موت کو (تکلیف کی وجہ سے) ناپسند کرتا ہے اور میں بھی اسے تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں۔

[صحیح البخاری:6502]

مومن کا موت کے وقت اللہ سے ملاقات کو پسند کرنا

شریح بن ہانی کہتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ام المومنین میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ رسول اللہ سے حدیث روایت کرتے ہیں، اگر واقعتا ایسا ہی ہے تو ہم تو ہلاک ہو گئے ۔ تو انہوں نے کہا جو رسول اللہ ﷺ کے قول سے ہلاک ہوگیا وہ واقعتا ہلاک ہونے والا ہے۔ وہ حدیث کیا ہے؟

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے ۔ حالانکہ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جس کی طرف تم چلے گئے ہو ۔

بلکہ جب آنکھ پھٹ جاتی ہے اور سینہ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور انگلیاں اکڑ جاتی ہیں پس اس موقع پر جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے۔

مومن کا جان نکلتے وقت اللہ کی تعریف کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقینا مومن کے ہر حال میں خیر ہے، اس کی جان اس کے دو پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ عزوجل کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ [السلسلۃ الصحیحۃ: 1632]

مومن کی راحت اللہ سے ملاقات میں ہے

حسن بصری کہتے ہیں کہ مومن کے لیے راحت صرف اللہ کی ملاقات میں ہی ہے اور جس کی راحت اللہ کی ملاقات میں ہو تو اس کی موت کا دن اس کے لیے مسرت اور خوشی اور امن اور عزت اور شرف کا دن ہوگا۔

پیشانی پر پسینہ

عبداللہ (بن مسعود) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن کی روح پسینے سے نکلتی ہے جبکہ کافر کی روح اس کی باچھ سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی روح نکلتی ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ: 2151]

مرتے ہی سلامتی و جنت کی بشارت

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ [النحل:32]

وہ لوگ جو پاک سیرت ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو، جو اچھے عمل تم کرتے رہے اس کے صلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ () ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي () وَادْخُلِي جَنَّتِي [الفجر:30-27]

اے مطمئن نفس ! اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اچھے طریقے سے روانگی

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ () فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ () وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ () فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ

[الواقعة:88-91]

پس لیکن اگر وہ مقربین میں سے ہے۔ تو (اس کے لیے) راحت اور عمدہ رزق اور نعمت والی جنت ہے۔ اور لیکن اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوا۔ تو تجھ پر سلام (کہ تو) دائیں ہاتھ والوں سے ہے۔

بہترین استقبال

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :۔۔۔۔بے شک مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کے جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج کی طرح ہوں، ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن اور جنت کی حنوط میں سے ایک حنوط ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کی تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں۔

پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں : **أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ** اے پاکیزہ نفس ! اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکلو۔ چنانچہ اس کی روح اس طرح بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے۔

پھر ملک الموت اسے پکڑ لیتے ہیں اور جب وہ اسے پکڑ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ ان سے لے کر اسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جیسے بہت ہی زیادہ مہکنے والی کستوری کی خوشبو جو روئے زمین پر پائی گئی ہو۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ [مسند أحمد:18534]

آسمان کا سفر

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :۔۔۔۔فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گزر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے **مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟**

وہ جواب میں کہتے ہیں فلاں بن فلاں ، اس کا بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اسے پکارتے تھے۔ حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، وہ اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس آسمان کی طرف جو اس کے بعد آتا ہے اور اس طرح اسے ساتویں آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ [مسند أحمد:18534]

آسمان والوں کا نیک روح کو مسلسل مرحبا کہنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :۔فرشتے (مومن کی روح کو) آسمان کی طرف چڑھا لے جاتے ہیں پھر اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پوچھا جاتا ہے:یہ کون ہے ؟ کہا جاتا ہے فلاں شخص ہے۔

وہ کہتے ہیں **مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ مرحبا** ! پاک نفس کو جو پاک بدن میں تھی، داخل ہو جاؤ، اے قابل تعریف ! اور خوش ہو جاؤ اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور اس رب سے جو تجھ پر ناراض نہیں ہے۔برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے،یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے۔ [سنن ابن ماجۃ: 4262]

روح کو آسمان سے دوبارہ نیچے لایا جانا

براء بن عازب سے مروی ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا :۔(جب روح کو ساتویں آسمان تک لے جایا جاتا ہے تو) اللہ عزوجل فرماتا ہے : میرے بندے کا نامہ اعمال "علیین" میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔

چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹادی جاتی ہے۔

[مسند احمد:18534]

مومن میت کا جلدی قبر کی طرف جانے کی خواہش کرنا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمْ فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں اس وقت اگر وہ مرنے والا نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے قَدِّمُونِي مجھے جلدی لے چلو۔

دفنائے جانے کے بعد باہر والوں کے قدموں کی چاپ سننا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا : آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کرکے اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ [صحيح البخاري:1338]

مومن کی قبر کی زندگی

قبر آخرت کی پہلی منزل

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر وہاں نجات مل گئی اس کے بعد کے سارے مراحل آسان ہوجائیں گے اور اگر وہاں نجات نہ ملی تو اس کے بعد کے سارے مراحل دشوار ہوجائیں گے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ کی قسم میں نے جتنے بھی مناظر دیکھے ہیں، قبر کا منظر ان سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ [مسند احمد:454]

قبر کے سوال

وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں نماز پڑھ لوں ۔ وہ کہتے ہیں: یقینا تم ایسا کرو گے پہلے ہمیں اس کے بارے میں خبر دو جس کے بارے میں ہم تم سے سوال کر رہے ہیں۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3561]

قبر کے سوال اور مومن کے جواب

آپ ﷺ نے فرمایا:

جب لوگ واپس جاتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے، جبکہ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہوتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

فرمایا "اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: رَبِّيَ اللَّهُ میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں مَا دِينُكَ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: دِينِي الإِسْلاَمُ. میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کے رسول ہیں۔

پھر وہ کہتے ہیں: وَمَا يُدْرِيكَ تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ

میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، میں اس پر ایمان لایا

یہی (سوال جواب ہی) مصداق ہے اللہ عزوجل کے

اس فرمان کا (يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا)

اللہ ایمان والوں کو ثبت قدمی عطا فرمائے گا

فرمایا "پھر آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے

قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ

تحقیق میرے بندے نے سچ کہا ہے، اسے جنت کا بستر بچھا دو، اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو۔

[سنن أبي داود:4755]

قبر کے سوال

مَنْ رَبُّكَ

تیرا رب کون ہے ؟

مَا دِينُكَ

تیرا دین کیا ہے ؟

مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِى بُعِثَ فِيكُمْ

یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا ؟

مومن کے جواب

رَبِّىَ اللّٰهُ

میرا رب اللہ ہے

دِينِى الإِسْلَامُ

میرا دین اسلام ہے

هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

وہ اللہ کے رسول ہیں

وَمَا يُدْرِيكَ

تجھے کیسے علم ہوا ؟

قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ

میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ' میں اس پر ایمان لایا

قبر میں نیک اعمال کا مومن کی حفاظت کرنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میت کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کے پلٹ جانے کے وقت ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

سو اگر وہ مومن ہوتا ہے۔۔۔۔

تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے،

اور روزہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے،

اور زکوۃ اس کی بائیں طرف ہوتی ہے،

اور دیگر نیک کام صدقہ، صلہ رحمی ،نیکی اور لوگوں سے احسان اس کے دونوں پاؤں کے پاس ہوتے ہیں۔

سو اس کے پاس اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے۔

پھر اس کے داہنے طرف سے آیا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے،

پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے، تو زکوۃ کہتی ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں،

پھر اس کے دونوں پاؤں کی طرف آیا جاتا ہے تو نیک اعمال صدقہ و صلہ رحمی نیکی اور لوگوں سے اچھا سلوک کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے ۔

طبرانی کی روایت میں ہے: آدمی کے پاس اس کی قبر میں آیا جاتا ہے پس جب اس کے سرہانے کی جانب آیا جاتا ہے تو اس کو قرآن کی تلاوت دھکیل دیتی ہے اور جب اس کے دونوں ہاتھوں کی طرف آیا جاتا ہے تو اس کو صدقہ دھکیل دیتا ہے اور جب اس کے پاؤں کی جانب آیا جاتا ہے تو اس کا مسجدوں کی طرف جانا اسے دھکیل دیتا ہے۔ [صحیح الترغیب والترهیب:3561]

نیک اعمال کا قبر کی تنہائی دور کرنا

براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔(قبر میں)مومن کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ اس چیز کی خوش خبری پاؤ جو تمہیں خوش کرے گی ، یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتا دیتا ہے ۔ وہ جواب دیتا ہے کہ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب ! قیامت ابھی قائم کردے تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں ۔

[مسند احمد:18534]

مومن کے لیے قبر کا روشن اور وسیع ہو جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مومن شخص اپنی قبر میں سبز باغیچے میں ہوتا ہے پھر اس کے لئے اس کی قبر کو ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے چودھویں کے چاند کی طرح روشنی کر دی جاتی ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3552]

جنت کا دروازہ کھولا جانا / خوشی و سرور میں اضافہ ہونا

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:۔(سوال و جواب کے بعد)پھر اس کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تیرا جنت میں ٹھکانا ہے اور جو اللہ نے تیرے لیے اس میں تیار کیا ہے۔ تو اس کی خوشی اور سرور میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے لیے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اگر تو نے اس کی نافرمانی کی ہوتی یہ تیرا ٹھکانا ہوتا اور جو اللہ نے اس میں تیرے لیے تیار کیا ہوا ہے، تو اس کی خوشی و سرور میں اور اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے اس کی قبر ستر گز فراخ کر دی جاتی ہے اور اس میں اس کے لیے روشنی کر دی جاتی ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3561]

- جنت کا کھانا ملنا
- گھر والوں کو خبر دینے کی تمنا کرنا
- مومن کو سکون کی نیند سلادیا جانا

غیر مومن کی موت کا منظر

مرتے وقت غیر مومن کی سزائیں

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ () فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ () وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ

[الواقعۃ94 - 92]

اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں سے ہوگا، تو کھولتا پانی اس کی مہمانی ہوگی، اور وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ () فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ [النحل:28-29]

وہ لوگ جو اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو ہتھیار ڈال دیتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم کوئی برے کام تو نہیں کرتے تھے" فرشتے کہیں گے: کیوں نہیں (کررہے تھے) جو کچھ تم کر رہے تھے۔ اللہ یقینا اسے خوب جانتا ہے۔ اب جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ غرض تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔

وَلَوْ تَرَى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ [الانفال:50]

کاش آپ اس حالت کو دیکھتے جب فرشتے ان مقتول کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے تو ان کے چہرے اور ان کی پشتوں پر ضربیں لگاتے تھے اور (کہتے تھے کہ) اب جلانے والے عذاب کا مزا چکھو۔

کافر کی موت کا منظر

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:۔ جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اتر کر آتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں تو وہ اس کے تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اے نفس خبیثہ! اللہ کی ناراضگی اور غصے کی طرف چل۔

یہ سن کر اس کی روح اس کے جسم میں دوڑنے لگتی ہے اور ملک الموت اسے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے اور اسے پکڑ لیتے ہیں، جب وہ اسے پکڑتے ہیں تو فرشتے ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں [مسند أحمد:18534]

- کافر کا اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنا
- مسلسل عذاب کی خبر پانا
- خبیث روح سے انتہائی بدبو کا اٹھنا
- آسمان کے دروازوں کا نہ کھلنا

آسمان سے سجین میں گرایا جانا

فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے ان کا گزر ہوتا ہے وہی گروہ کہتا ہے: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ یہ کیسی خبیث روح ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں، وہ اس کا دنیا میں لیا جانے والا بدترین نام بتاتے ہیں۔ [مسند احمد:18534]

قبر میں نہ جانے کی تمنا کرنا

اگر مرنے والا نیک نہیں ہوتا تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے کہ ہائے بربادی! تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ [صحیح البخاری:1316]

قبر میں سوال و جواب کے وقت خوف کی حالت میں اٹھنا

فيقول لا أدري

اللہ کا اس کے جواب کی تکذیب کرنا اور جہنم سے لباس اور بستر آنا

(اس کے جواب پر) آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو اور اس کو آگ کا لباس پہنا دو۔

اس کے اعمال کا انتہائی قبیح شکل میں آنا

ایک بدصورت آدمی گندے کپڑے پہن کر آتا ہے جس سے بدبو آرہی ہوتی ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھے خوشخبری ہو یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ تیرے چہرے ہی سے شر کی خبر معلوم ہوتی ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا گندہ عمل ہوں وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب ! قیامت قائم نہ کرنا۔ [مسند احمد:18534]

قبر میں انتہائی ہیبت ناک ساتھی کا ملنا

وہ کہتا ہے کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں

[أحكام الجنائز: صفحة:159]

اندھا بہرا فرشتہ مقرر کیا جانا

اس کے پاس ایک لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ جو اگر پہاڑ پر دے مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے [سنن أبي داود:4755]

معیشۃ ضنکا

فإن له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة أعمى

قبر میں کسی عمل کا موجود نہ ہونا

حسرت کے لیے جنت کا ٹھکانا دکھایا جانا

قبر میں نیند کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد اسے کہا جاتا ہے کہ مَنْهُوش کی نیند سو جا۔ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ سے کہا: مَنْهُوش سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے مراد وہ آدمی ہے جسے کیڑے مکوڑے اور سانپ ڈستے اور نوچتے رہتے ہیں۔ پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔

[السلسلة الصحیحة:2628]

حسن خاتمہ کی حقیقت

حسن خاتمہ کیا ہے؟

اچھے خاتمے سے مراد یہ نہیں ہے کہ تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسجد میں ہو یا تم جائے نماز پر ہو یا تم اس حال میں مرو کہ قرآن تمہارے سامنے ہو ،

پس تمام مخلوق سے افضل ترین ہستی محمد ﷺ جو ہمارے نبی ہیں وہ اپنے بستر پر فوت ہوئے ،

او ررسول اللہ ﷺ کے دوست ابوبکر صدیق جو کہ تمام صحابہ سے افضل تھے وہ اپنے بستر پر فوت ہوئے

حسن خاتمہ یہ ہے کہ تم اس حال میں مرو کہ تم کتاب و سنت پر ہو اور تم ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہو جو کتاب و سنت میں آئی ہیں

موت سے پہلے اطاعت کی توفیق مل جانا

حسن خاتمہ یہ ہے کہ بندے کو موت سے پہلے اس بات کی توفیق دی جائے کہ وہ ہر اس عمل سے دور ہو جائے جو رب سبحانہ کو ناراض کرتا ہو اور اسے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کی توفیق دے دی جائے،

- توحید پر خاتمہ ہونا
- آخری کلام "کلمہ" ہونا
- لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ
- موت سے پہلے ہدایت مل جانا

حسن خاتمہ کے اسباب

1۔ اللہ کی اطاعت اور تقوی کو لازم کرنا

اللہ کا تقوی اختیار کرنا

اسلام کی حالت پر ثابت قدم رہنا

2۔ استقامت اختیار کرنا

3۔ سچائی اختیار کرنا

4۔ گناہوں سے توبہ میں جلدی کرنا

5۔ اللہ سے گڑگڑا کر حسن خاتمہ کی دعا کرنا

6۔ ظاہر و باطن میں اپنی اصلاح کی کوشش کرنا

7۔ قرآن سے تعلق مضبوط کرنا

8۔ اللہ سے حسن ظن رکھنا

9۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا

5۔ اللہ سے گڑگڑا کر حسن خاتمہ کی دعا کرنا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطاء فرما

[مسند أحمد:12107]

برا خاتمہ کیا ہے؟

بُرے خاتمہ کے دو درجے

شک یا انکار کی حالت میں موت آنا

دنیا کی کسی چیز کی محبت یا حرام خواہش کی پیروی کرتے ہوئے موت آجانا

اس سے کم درجہ ہے وہ یہ کہ موت کے وقت انسان کے دل پر دنیا کے کسی کام کی محبت یا حرام خوہشات میں سے کوئی خواہش غالب آجائے اور وہ خواہش اس کے دل میں متشکل ہو کر دکھائی دے

برے خاتمہ کے اسباب

- عقیدے کا بگاڑ
- شرک پر خاتمہ ہونا
- استقامت نہ ہونا
- اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنا
- نبی ﷺ کا مذاق اڑانا
- دین سے پھر جانا
- اللہ کی ناراضگی کے کام کرنا
- نافرمانیوں میں لگے رہنا
- راتوں کو اللہ کی نافرمانی میں گزارتے ہوئے موت آجانا
- اللہ کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرنا
- دنیا میں ہی مگن ہو جانا
- خودکشی کرنا
- جھوٹے الزامات لگانا
- لوگوں کو گمراہ کرنا

دعا

حالت اسلام میں مرنے کی دعا کرنا

فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ
أَنتَ وَلِىِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ
تَوَفَّنِى مُسْلِمًا
وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ

١٠١ آية من سورة يوسف

تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے۔ اسلام پر میرا خاتمہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر لے

دعا

بہتر وقت میں موت کی دعا

اللّٰهُمَّ بعلمك الغيب، وقدرتك على الخلق،
أحيني ما علمت الحياة خيرا لي،
وتوفني إذا علمت الوفاة خيرا لي

اے اللہ !تو اپنے علم غیب سے او ر اپنی اس قدرت کے ذریعے سے
جو تجھ کو مخلوق پر ہے مجھے زندہ رکھ جب تک کہ تو جانتا ہے کہ میرے لیے
زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت دے جب کہ تو جانتا ہے کہ میرے لیے
موت بہتر ہے۔

[سنن النسائی:1305]

دعا

موت کے وقت راحت کی دعا کرنا

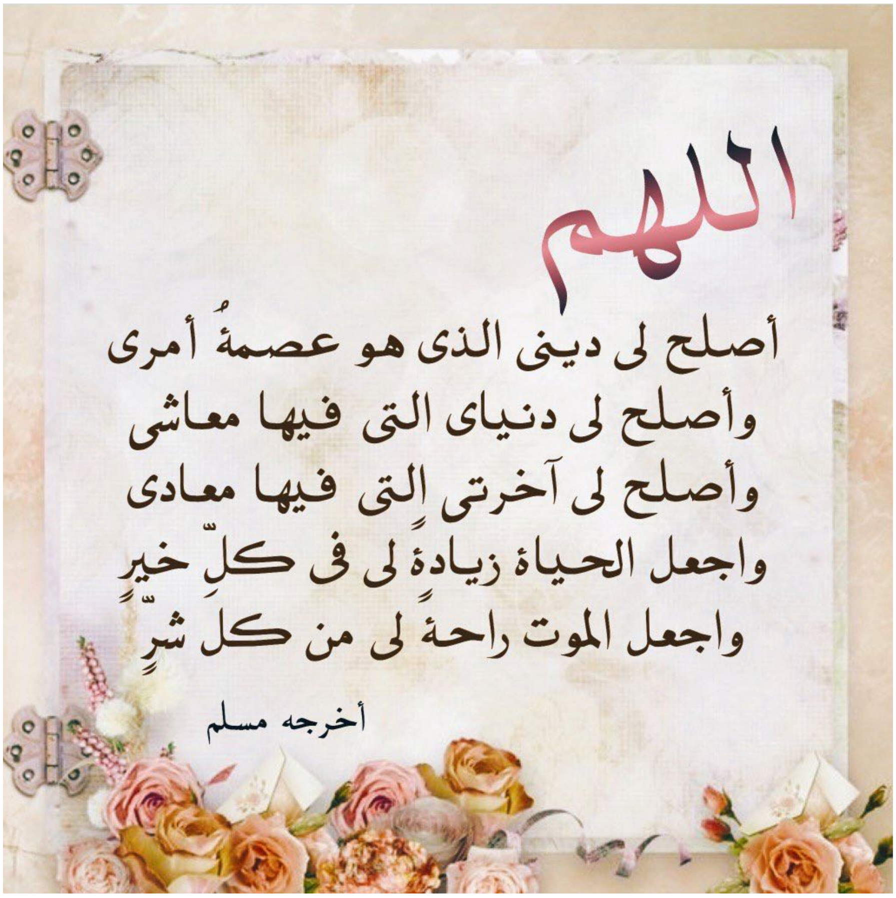

اے اللہ ! میرے دین کو درست فرما جو میرے معاملات کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست فرمایا جس میں میرا معاش ہے اور میری آخرت کو درست فرما جس میں میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی میں میرے لئے زیادتی کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت بنا دے۔

[صحیح مسلم:7078]

دعا

آزمائش میں پڑے بغیر موت کی دعا

اللهمّ !إنِّي أسألك عَمَلاً بالحسناتِ وتركاً للمنكراتِ،
وإذا أردتَ في قومٍ فتنةً وأنا فيهم؛ فاقبضني إليكَ غيرَ
مفتونٍ

اے اللہ ! بے شک میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برائیوں کو ترک کر دینے
کاسوال کرتا ہو ں اور جب تو لوگوں کو فتنے میں بتلا کرنا چاہے اور میں وہاں
موجود ہو ں تو مجھے فتنے سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا

[السلسلۃ الصحیحۃ:3169]

© Alhuda International 2020

بری موت سے پناہ مانگنا

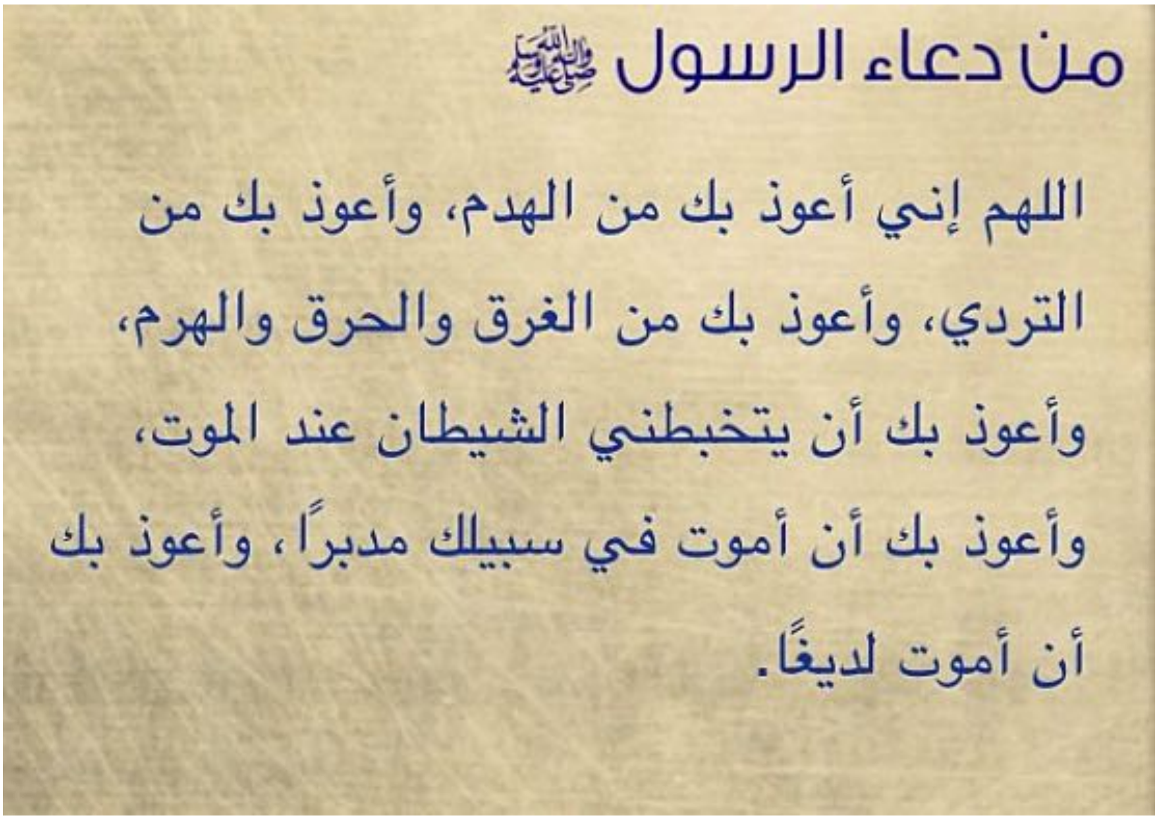

اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ (کوئی مکان یا دیوار مجھ پر) آگرے یا کسی بلند (مقام) سے گر پڑوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں غرق ہونے سے، جلنے یا از حد بوڑھا ہو جانے سے، تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت بدحواس کر دے، یا اس بات سے کہ جہاد میں پیٹھ پھیرتے ہوئے مروں، یا اس کیفیت سے کہ (زہریلے جانور کے) کاٹنے سے مجھے موت آئے۔

[سنن ابی داود:1554]

دعا

بری بیماریوں سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ والبَكَمِ
والجُنُونِ والجُذامِ والبَرَصِ وَسَيِّءِ الأَسْقامِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں
بہرے پن، گونگے پن اور پاگل پن سے، کوڑھ، برص
اور تمام بری بیماریوں سے

[صحیح الجامع الصغیر:1285]

© Alhuda International 2020

دعا

ارذل العمر سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ!میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا
ہوں بزدلی سےاورمیں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہم ناکارہ
عمر(بڑھاپے)میں پہنچا دیےجائیں اورمیں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی
آزمائش سے اورقبر کے عذاب سے۔

© Alhuda International 2020

[صحيح البخاري:6390]

دعا

اللہ کے راستے میں شہادت کی دعا

اے اللہ ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کر دے۔

[صحیح البخاری:1890]

دعا

نیک لوگوں کے ساتھ فوت ہونے کی دعا کرنا

اے ہمارے رب ! پس ہمارے گناہ معاف کردے اور ہماری برائیاں ہم سے دور فرما اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

(آل عمران:193)

دعا

نیک لوگوں کے ساتھ ملنے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔

(الشعراء:83)

دعا

رفیق اعلی سے ملنے کی دعا کرنا

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَأَلْحِقْنِی بِالرَّفِیقِ

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق (اعلی) سے ملا دے۔

[صحیح مسلم:6446]

دعا

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

اے اللہ ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے ۔

[صحیح البخاری:1377]

دعا

میت کے لیے عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کی بہترین مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی ،برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے بچا لے ۔

[صحیح مسلم:2276]

✓ کرنے کے کام

- ✓ موت سے پہلے پہلے نیکیوں سے فائدہ اٹھائیں
- ✓ موت کی علامت ظاہر ہونے پر ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا
- ✓ موت سے پہلے پہلے توبہ کر لیں
- ✓ زندگی سے آخرت کے لیے بھرپور کمائیں
- ✓ موت سے غافل نہ ہوں
- ✓ موت کو کثرت سے یاد کریں، اس میں غور و فکر کریں
- ✓ ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے جو موت کے وقت حسرت کا باعث بن جائے
- ✓ اپنے مرنے کو قریب ہی سمجھیں
- ✓ موت، قیامت اور آخرت کا کثرت سے تذکرہ کریں

موت کو یاد کرنے کے فائدے

بعض سلف صالحین کہتے ہیں کہ جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کو تین چیزوں کے ساتھ عزت دی جاتی ہے:

- وہ توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے،
- اور اس کے دل میں قناعت ہوتی ہے،
- اور اس کی عبادت میں سرگرمی پائی جاتی ہے۔
- موت کے تذکرے سے دنیا کی لذت کٹ جاتی ہے
- زندگی کا رخ بدل جاتا ہے
- دوسری مصیبتیں ہلکی ہو جاتیں ہیں

- ✓ موت کو ناپسند نہ کریں
- ✓ جس عمل کی وجہ سے موت ناپسند ہو اس کام کو چھوڑ دیں
- ✓ جنت کی نعمت کے لیے فکر کریں کیونکہ وہاں موت نہیں آنی
- ✓ موت کی تمنا نہ کریں
- ✓ مرنے والوں کو کلمہ کی تلقین کریں